انبیاء اولیاء، راحق بدان
سر معنی رابہ تو کردم عیاں
انبیا و اولیا، راحق ببین
ایں سخن تحقیق میدان بالیقین
من دانی گفت آخر مصطفیٰ
چند باشی در حجاب ایں وفا
او بگفت است اے علیؓ پاك دیں
بشنو ایں اسرار شو مرد یقینی
لی مع اللہ گفت احمد درمیاں
لیکن ایں معنی چہ داند آنچناں
"راجا" ازرموزے سر حق آگھہ نئی
لا جرم کوری و مردی ورہ نئی

راہِ حق

قلندرِ کبریا اس غزل میں فرماتے ہیں کہ انبیاءؑ اور اولیاء کے راستے کو ہی حق جان. اسرارِ حق کے اصل معنی تجھ پر ظاہر کرتا ہوں، کیوں کہ انبیاء اور اولیاء نے حق کہا ہے اور حق دیکھا ہے ان کی گفتگو کی تحقیق میدانِ یقین میں ممکن ہے اور جس کو معرفت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، کیوں کہ میں نے ان کو ہی اول و آخر جانا ہے اور انکی گفتگو کو بھی حرفِ آخر جانا ہے. لیکن اُن پر وفا کے حجاب ہیں اور ان کی معرفت وفا کے حجاب کے درمیان ممکن ہے. انہوں نے فرمایا ہے کہ علی مرتضیٰؑ ہی دین پاک ہیں صرف مرد کامل ہی اس اسرارِ حق کو سمجھ سکتا ہے اور اس پر یقین کر سکتا ہے کیونکہ اللہ اور میرے درمیان آنحضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ کی گفتگو ہیں، اے راجا یہی اسرارِ حق کا حقیقی رمز ہے لیکن جس کو حق کی آگہی ہو اس کے درمیان یہ راز ہے. جس کو آگہی نہ ہو اس کے سامنے ظاہر نہ کرنا جو ہلاک ہیں، مردہ ہیں. ان کے سامنے بیان کرنا جرم ہے کیوں کہ بیوقوف اس معرفت کو سمجھ نہیں سکتا...